سخنان

............اور صدائے رسولؐ ہے............

............آؤ ہم سب بس اس بات پر متفق ہوجائیں کہ صرف ایک خدا کی عبادت کریں گے............! نوع انسانی کے اتحاد و اتفاق، یکجہتی اور رواداری کے لئے اس سے زیادہ مختصر اور کوئی بنیاد نہیں ہے............اس صدا میں نہ رنگ کا امتیاز ہے نہ نسل کی تمیز، نہ قوم و ملّت کا فرق ہے نہ ملک کی تفریق............ یہ صدا ہے اس زمیں پر پھیلے ہوئے تمام انسانوں کے لئے، تمام نظریوں اور تمام تہذیبوں کے لئے............!

اس ساری کائنات میں وہ کون ہے جو داعی اسلام سے زیادہ اسلام جانتا ہے اور داعی اسلام کا سارا اسلام یہ ہے کہ ''خدا کی اطاعت کرو اور مخلوق خدا پر شفقت۔'' کیا دنیا کا کوئی بھی مذہب اس سے بھی کم اور اس سے زیادہ مختصر ہوسکتا ہے............اس شفقت کا عملی نمونہ دیکھنا ہو تو اس شگافتہ سر صائم مولائے کائناتؑ کو دیکھو جس نے اپنے ہی قاتل کو دودھ کا شربت بھیجا تھا اور اپنے دلبند سے کہا تھا ''بیٹا قاتل کو زیادہ پیاس ہوتی ہے۔'' مخلوق خدا پر شفقت و مہربانی دیکھنا ہو تو جفا کاروں کی پیاسی فوج کو حسینؑ کا پانی پلانا دیکھو کہ دشمن کی تشنگی بھی گوارا نہیں............مخلوق خدا پر رحم و کرم، شفقت و مہربانی کا یہ تسلسل دیکھنا ہو تو امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھو جنھوں نے اس یہودی کو پانی پلایا تھا جو پیاس سے مر رہا تھا حالانکہ وہ اسلام کا دشمن تھا......

چنانچہ داعی اسلام کا یہ آفاقی پیغام کہ ''خدا کی اطاعت کرو اور مخلوق خدا پر شفقت''............اس شفقت میں نرم و نازک پودے بھی شامل ہیں، شگفتہ پھول اور منھ بند کلیاں بھی............اس شفقت میں لہلہاتے ہوئے کھیت بھی شامل ہیں اور صحراؤں میں پلنے والے چرند اور درند بھی............اس شفقت میں صرف انسان ہی نہیں انسان کے فنون بھی شامل ہیں، انسان کی تہذیب بھی۔ اسلام کی تہذیب یہ ہے کہ ابراہیمؑ کے دین کو بھی سمیٹ لو............اور اسرائیلیوں کے پیغمبروں کو بھی اپنا پیغمبر مان لو............

............داعی اسلام کا اسلام عرب کے جاہلوں نے سمجھ لیا............داعی اسلام کا اسلام عرب کے بدوؤں نے سمجھ لیا............داعی اسلام کا اسلام عرب کے ڈاکوؤں نے سمجھ لیا............آج کی دنیا ترقی یافتہ دنیا............علم و حکمت سے آراستہ دنیا............داعی اسلام کے اسلام کو کیوں نہیں سمجھتی۔ جو اس مختصر ترین مذہب کو سمجھنے کی زیادہ اہلیت اور زیادہ استعداد رکھتی ہے کہ ''خدا کی اطاعت کرو اور مخلوق خدا پر شفقت۔''

............ہماری مجلسیں جن کی بنیاد جناب زینبؑ کی حکمت و دانش اور ذہن رسا نے رکھی ہے۔ داعی اسلام کے اسلام کو سمجھانے کا بہت بڑا انسٹی ٹیوشن ہیں اور یہ سوچنے کی بات ہے کہ ہم اس منظم اور بڑے انسٹی ٹیوشن سے داعی اسلام کے اسلام کو ذہن

نشین کرانے کا وہ فائدہ کیوں نہیں اٹھا رہے ہیں جو دنیا کے ماحول کو پُرامن بنائے اور ذہن سے فتنہ وفساد کو ختم کرنے کے کام میں مؤثر ثابت ہوسکتا ہے۔ ہمارا کام اب یہ ہونا چاہئے کہ ہم نہ صرف اپنی ملت بلکہ ساری دنیا کے انسانوں کو بغیر کسی لاگ کے یہ سمجھانے کی کوشش کریں کہ اسلام کربلا کے شہیدوں کا نام ہے............ داعی اسلام کا اسلام وہ نہیں ہے جس کی تصویریں دمشق وبغداد، لکھنؤ و دلّی اور قرطبہ کے شاہی ایوانوں میں دکھائی دیتی ہیں............ نہ تو مسلم بادشاہوں کی ہر خواہش کا نام اسلام ہے نہ ہر حکمت عملی کا............ اسلام نام ہے صرف رسولؐ کی اس صدا کا کہ ''خدا کی اطاعت کرو اور مخلوق خدا پر شفقت''............ اسلام یزیدیت کی نفی ہے ہر مقام اور ہر ماحول میں..................

داعی اسلام کا اسلام آج نہ سہی لیکن کل دنیا کی سمجھ میں آئے گا کہ اشتراکیت وجمہوریت کی کشمکش ہلاکت عام کی ایک خبر ہے اور امن عالم کے لئے سوا اس کے اور کوئی چارۂ کار نہیں ہے کہ دنیا اس آواز کی طرف پلٹ آئے کہ ''خدا کی اطاعت کرو اور مخلوق خدا پر شفقت''

............آج کی تہذیب میں کسی ایک ملک، کسی ایک قوم، کسی ایک ملت یا کسی ایک مذہب کا سوال نہیں ہے۔ ہر ملک، ہر قوم، ہر ملت اور ہر مذہب، انسانی برادری کے اتحاد کا طلبگار ہے۔ وہ امن چاہتا ہے، عدل چاہتا ہے، ظلم سے گریز اور جنگ سے نجات چاہتا ہے۔ کربلا کے سرفروش صرف دمشق میں نہیں انسان کی فطرت میں انقلاب لائے ہیں اور آج کا دور وہ دور ہے جس میں فطرت انسانی میں آنے والے اس انقلاب کی رفتار کو اور بڑھانا ہے اور اس رفتار کو بڑھانے کی جتنی ذمہ داری اہلبیتؑ کے فدائیوں اور شیدائیوں پر ہے اتنی کسی اور پر نہیں ہے۔

آیئے ہم اپنی ذمہ داری انجام دیں، زندہ احساس کے ساتھ، پختہ عزم اور مضبوط ارادوں کے ساتھ............، ہم ہی ہیں جو انسانی برادری کے اس مستقبل کے منتظر ہیں جو امن سے مامور ہوگا، انصاف سے لبریز ہوگا۔ اور کرۂ ارض کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک ایمان کا پرچم لہرائے گا۔ ایک ہی حکومت ہوگی، عدل کی حکومت، ایک ہی ہدایت ہوگی کہ اللہ کی اطاعت کرو اور مخلوق خدا پر شفقت۔ ہم جس کے منتظر ہیں اس کے انتظار کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے اخلاق کو بلند کریں۔ اپنے قلوب کو اوصاف حمیدہ کی شعاعوں سے منور کریں اور تعلیمات محمدؐ وآل محمدؐ کو دنیا کے ان گوشوں تک پہنچائیں جو حیات کی تجلیوں کے طلبگار ہیں۔ اور دولت ومحنت کے ٹکراؤ، افلاس وامارت کے تصادم، جمہوریت واشتراک کی آویزش سے ہلاکت کے خدشات حقیقی کی ظلمتوں میں مبتلا ہیں۔

حکم یہ ہے کہ جو کچھ تم اپنے لئے پسند کرو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو۔ اس حکم پر عمل اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک ہم اپنی پسند متعین نہ کرلیں اور ہماری پسند اس وقت تک مقرر نہیں ہوسکتی جب تک ہم اپنے حقوق پہچان نہ لیں اور اپنے حقوق کے لئے بیدار نہ ہوجائیں۔

(ادارہ)